رجسٹرڈ نمبر

وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

اک شعبۂ ایمان محبت ہے وطن کی — بے شرم ہے جس کو نہیں الفت ہے وطن کی
ہر قوم میں ہے جذبۂ ایثار اسی سے — گھر بار فدا جس پہ ہو عزت ہے وطن کی

کاکوری اخبار

جلد ۲ | کاکوری چہارشنبہ یکم اگست سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۵

غزل

ڈاکٹر مصطفیٰ حسن صاحب علوی فریادؔ

کہانیاں شب غم کی کہی نہیں جاتیں
خود ہم سے دل کی صدائیں سنی نہیں جاتیں

اک اک خطا کا ہماری شمار ہے تم کو
تمہاری اپنی خطائیں گنی نہیں جاتیں

زبان خلق پہ چرچے ہیں میری آہوں کے
دکھا دیں مری آہیں کبھی نہیں جاتیں

ترا عتاب بجا ہے جا زباں پہ کیا آتا
بہت سی سکنے کی باتیں کہی نہیں جاتیں

جفائیں کر کے کرو تم ہزار تدبیریں
مٹائے سے یہ لکیریں مٹی نہیں جاتیں

غم فراق مسلسل تری تڑپ دائم
بکھر اس پہ اور یہ چوٹیں سہی نہیں جاتیں

کسی کے ساتھ نہ ٹھکرا کے جو ہو رسوا
ہر اک کے سامنے باتیں کہی نہیں جاتیں

تری اداؤں کے شکوے گلے کسی سے ہیں
یہ باتیں اور کسی سے کہی نہیں جاتیں

زمین مہر و محبت پہ کھینچ لیں نقشے
عمارتیں تو ابھی کچھ بنی نہیں جاتیں

عجب عجب ترے شکوے نئی نئی باتیں
وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سے سنی نہیں جاتیں

جگر سے کہ سے دل ۔ نہیں مرے اختر
یہ روز روز کی چوٹیں سہی نہیں جاتیں

پر اپنے دل کے بہلانے کی کچھ وجہ جواز
[illegible] میں دیکھی سنی نہیں جاتیں

یہ توڑ تو [illegible]
جو عادتیں [illegible] پرانی [illegible]

بقرعید بخیریت گزر گئی

خدا کا شکر ہے کہ امسال بقرعید بلا کسی ناخوشگوار واقعہ کے بخیر و خوبی مسلمانوں نے منائی۔ شام کو حسب معمول ارباب وطن کا اجتماع قاضی اشہد علی عباسی صاحب کے دولت کدہ واقع قاضی گڑھی میں ہوا۔ کچھ لوگوں نے نظمیں پڑھیں۔ ایک خاص بات اس مرتبہ یہ ہوئی کہ ایک کمیٹی امداد باہمی کے نام سے قائم کی گئی ہے جس کے گیارہ بارہ ممبر چنے گئے فی الحال عہدہ داں کا کوئی چناؤ نہیں ہوا ہے۔ کنوینر ز میں قاضی اشہد علی عباسی اور رحمن یار صاحبان کے نام بیان کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک امداد باہمی کمیٹی کا تعلق ہے ہم بہت پہلے سے اس کی ضرورت کو محسوس کر رہے تھے اب خدا کا شکر ہے کہ حساس دل اس سے متاثر ہو گئے ہیں۔ اور اگر واقعتاً عملی جامہ پہنائے جائیں تو یہ بہت بڑی خدمت ہو گی وطن کی۔

دوسرا اجتماع

۲۸ر جولائی کی شام کو دوسرا اجتماع انجمن گلزار ادب یمین احمد صاحب جوائنٹ سکریٹری کے مکان پر ہوا جس میں جملہ اراکین انجمن علاوہ عبدالواسع صاحب ملازمت کی مجبوری اور طاہر صدیقی صاحب کے جو علالت کی بنا پر شرکت سے معذور رہے۔ شریک ہوئے۔ پیارے مرزا اختر۔ ریاض محمد عثمانی۔ اور امین احمد صاحبان نے اپنی غزلیں پڑھیں۔ صدیق خالد صاحب ذکی خالدی اور خلیق احمد عباسی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور انجمن میں عہد طالب کے پہلے موقع پر مسرت کا اظہار کیا انجمن کے ہر دو ممبران عبدالواسع صاحب اور طاہر صدیقی صاحب کی عدم شرکت پر دلی قلق بیان کیا۔

پیارے مرزا پروپیگنڈا سکریٹری

فیض نمبر نکالنے کا ارادہ

محبان وطن اور مخلصین فیض مرحوم توجہ فرمائیں

ہمارا ارادہ ہے کہ وسط ربیع الاول کا پرچہ ہم فیض کاکوروی کے نام نامی پر نکالیں۔ مولوی محمد عاصم صاحب فیض کاکوروی کی علمیت قابلیت کسی بھی حیثیت سے محتاج بیان نہیں ہم برادر نواز بھائی بہن سے با ادب گذارش کریں گے کہ وہ اپنے معلومات کے ذخیرہ سے ہمیں استفادہ حاصل کرنے کا موقع دیں گے۔ صرف خیال اس کا رکھا جائے کہ اخبار کے صفحہ کے بجائے ایک چارکے ایک آٹھ سائز پر کر دیئے جائیں گے مضمون صاف ایک رخ کاغذ پر لکھا جائے اور پندرہ اگست تک دفتر پہونچ جائے۔

ایڈیٹر کاکوری اخبار

کاکوری اخبار کا چندہ

پاکستان میں بہت سے حضرات نہیں مل رہے ہیں حالانکہ اخبار ان تک برابر جا رہا ہے اور جن لوگوں کے پاس ڈاک کی گڑبڑیاں کے پتہ کی تبدیلی کی وجہ سے کبھی نہیں پہونچا ان کو یہ مطلع کر دیا گیا ہے کہ وہ نثار احمد صاحب علوی سے لے لیا کریں۔ ان تمام اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ پتہ انتظار فرمائیں کہ ان سے چندہ لینے خاص طور پر کوئی آئے گا سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ وہ تین روپیہ کا منی آرڈر نثار احمد علوی دواخانہ قادری عقب ریڈیو اسٹیشن کراچی کے نام روانہ فرما دیں۔ لاہور اور راولپنڈی سے جو اطلاعات آئی ہیں ان کے سلسلہ میں عرض ہے کہ وہ سب حضرات بھی کراچی اپنا چندہ مندرجہ بالا پتہ روانہ کر دیں۔

یہ اخبار صرف آپ کے چندہ پر بدقت نکل رہا ہے اگر وہ بھی نہ ملا تو اس کی زندگی محال ہے۔

ایڈیٹر کاکوری اخبار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کاکوری اخبار

یکم اگست ۱۹۵۶ء

نئی مسجد کٹرہ بازار کا قضیہ
آخر کار بورڈ نے چالج لے ہی لیا

جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے وقف بورڈ کے سپرٹنڈنٹ حضرت صاحب نے جو کمیٹی بنائی ہے وہ جب تک سکونت نہیں جا سکے پھر بھی ہیں ممبران بورڈ کی اخراجات کے تحت کشمکش میں پڑے ہوئے تھے ہم اس کمیٹی کے ممبران کی دو راندیشی کی تعریف کریں گے کہ اس نے وقت کی نزاکت کو صحیح اندازہ کیا اور اپنی ذمہ داری سے جو بورڈ نے ان کے سپرد کی تھی سبکدوش ہوگئے تاکہ خانہ خدا کا معاملہ یکسوئی اختیار کر سکے۔

ابھی دو ہفتہ کے بعد سابقہ متولین کو چارج دینا ہی پڑا۔ بورڈ نے چارج لیکر اس وقت تک کے لیے جب تک وقف کوئی نیا ذمہ دار منتخب نہ کرے۔ مخالفین کے سرگروہ عبدالحلیم فاروقی کو سامان کا محافظ قرار دیکر کنجی حوالے کردی ہے جو پہلے ہی اسے مسجد حوالے کر چکے کے بعد دوسیا صفیہ کا مالک ہے سعادت قبضے ہوا کہو کہ یہ نیے معلوم کردے ہیں اعتراض کرنے کا حق ہے ہمیں مگر جہاں تک نئی مسجد (خانہ خدا) کا سوال ہے ہم سمجھتے ہیں کہ قانوناً اور شرعاً جس حیثیت میں ہم جائز حق رکھتے ہیں اعتراض کا ہر شخص ہر جگہ انفرادی حیثیت ہو یا اجتماعی صورت میں۔ بورڈ ہو یا عبدالحلیم فاروقی بورڈ حق تولیت تو نہیں سکتا ہو ذہب سے وہ حق ہمسائیگی چھین نہیں سکتا جس کی تحت خود مسجد ہم سے حشر میں پرسش کرے گی کہ تم کیوں اسکی حرمت سے بے خبر رہے عبدالحلیم فاروقی ہوں یا عبدالحلیم فاروقی یا کوئی اور تیسرے خلفشار میں آئیں گے پہلے تو خود انھی کو دو اینٹ کی مسجد پر ان کا گریبان پکڑیں گی کہ ہم کو کس بیکسی میں چھوڑ کر تم کیوں دنیا بھر کے جھگڑوں میں ٹانگ اڑاتے پھرے۔

ہم بورڈ کو صحیح مشورہ یہی دیں گے کہ اب کسی کمیٹی کی ضرورت نہیں ایک متولی مقرر کیجئے اگر ضرورت ہے تو جلد ازجلد ... چھوڑ دیں تو ... چاہتے ہیں ... غلام صاحب عباسی کی دیانت

مکتوبات
آفاق ہاشمی کی تحریر

محترم سعید صاحب، سلام مسنون!

مجھے انتہائی افسوس ہے کہ چند نوجوان لوگوں نے آفاق ہاشمی مصنف "دو گھر" کے خلاف کاکوری کے سیدھے لوگوں کو اکسانے کی کوشش کی۔ اور ان لوگوں کو بھی غلط فہمی میں مبتلا کر دیا یقین مانئے کہ یہ سارا ہنگامہ غلط فہمی کی بنیاد پر قائم ہے۔ افسانہ لکھتے وقت میرے ذہن میں قطعی طور پر کسی مخصوص جگہ اور نام کا تصور تک نہیں تھا افسانہ کے سارے مقام اور کردار محض فرضی ہیں۔ نام اور مقام کی مطابقت محض ایک اتفاق ہے۔

یہ دراصل محض غلط فہمی ہے کہ سارا افسانہ اپنے گھر سے لیا۔ ظاہر ہے کہ افسانہ نگار اسی ماحول کا افسانہ لکھتا ہے جہاں وہ رہتا ہے۔ ایسی صورت میں ملک کر دار اس معاشرے کے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو اس آئینہ میں اپنی شکل نظر آتی ہے۔ تو یہ محض اتفاق ہے۔ اور غلط فہمی میں مبتلا ہونا ہے۔

میرا خیال ہے کہ میں نے اپنی طرف سے پوری صفائی پیش کردی ہے۔

اگر آپ اسے اپنے اخبار میں شائع کردیں تو بہتر ہے۔ تاکہ لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔

خیر اندیش
آفاق ہاشمی ... جولائی ۱۹۵۶ء کراچی

حضرت فرخ رضوی کا مکتوب

خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ کاکوری اخبار جن مقاصد کو لے کر اٹھا تھا آہستہ آہستہ خاطر خواہ کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ اور برسوں کے بچھڑے ہوؤں جو وطن اور وطن والوں سے روشناس ہو رہے ہیں۔ یہ مکتوب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کو دلی مسرت کے ساتھ ہم شائع کر رہے ہیں۔ ایڈیٹر

نسیم صاحب۔ آداب۔ آج ہی انصاری صاحب کی زبانی پرسوں کے لئے کی تمام کارروائی پڑھی تو آپ کا کاکوری اخبار نظر سے گذرا پڑھکر دلی مسرت ہوئی خدا اس کو کامیاب کرے۔ انصاری صاحب کی زبانی ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ بھی کاکوری اور سندیلہ سے ... ہیں ... شگفتہ کا کامیاب ... ہوئیں۔ خدا مبارک کرے۔

فرخ ... خادم ...

آپ کو ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ قریبی اشاعت میں اس کو بھجوا دیں گے۔

نیازمند محمد فرخ رضوی

گمشدگی حیات
بیگم سید اشفاق رسول ... کراچی

افق پر چھائی ہوئی سرمئی گھٹاؤں کے جھرمٹ کو دیکھ کر زیبی کا سویا ہوا احساس ایک بار پھر انگڑائی لیکر بیدار ہوگیا۔۔۔ اور دل کی ایک عجیب کیفیت سے متاثر ہوکر فوارے کے کونے پر بیٹھی خیالات کی وادیوں میں کھو گئی آج سے چند سال قبل کا وہ دور حیات جس کی یاد آج بھی جزو زندگی ہے نگاہوں کے سامنے آگیا۔ جب علی گڑھ جاتے وقت ٹرین پر اچانک جاوید سے نگاہیں ملی تھیں۔ وہی جاوید جس نے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں ہمیں ایک نئی زندگی بخشی اور ہمیشہ کے لئے سرنگوں کر دیا۔

دنیا اور دنیا کا نظام کتنے ہی عجیب ہی ہے سکے۔ وہ ٹرین ایکسیڈنٹ زندگی کو بھی اس طرح منتشر کر دیا جس کو باوجود کوشش کے بھی بھلانا ناممکن ہے۔

اور پھر چند سال بعد اچانک فون کی آواز پر جاوید نام سنکر اس کے ہاتھ ایک انجانی کیفیت سے کانپنے لگے۔۔۔۔ جاوید۔ جاوید ایک قابل احترام ہستی۔۔۔ چچا جان قریب کی ایک کرسی پر بیٹھے تھے وہ جاوید سے کچھ بھی نہ کہہ سکی۔ ہیں جی ہاں اور ریسیور ہاتھ کر اسی جگہ پر رکھدیا کاش سماج کے بے رحم قوانین اجازت دیتے۔ اور وہ ایک بار جاوید سے دل بھر کر وہ سب کچھ کہہ دیتی جس کی بے چینیوں نے اس کا سکون زندگی مفقود کر دیا ہے۔ اور زیبی ان متفرق خیالات کے ساتھ صحن کے کونے میں پڑے ہوئے اس پلنگ پر لیٹ گئی۔ جو چاندنی کی رنگینیوں سے دور تھا۔ دیر تک وہ جاوید کے اسی تصور میں خلاؤں میں اور نہ معلوم کب سو گئی۔

ابھی سو کر اٹھی تو طبیعت غیر معمولی مکدر تھی لگتا تھا بار بار جیسے ایک کھوئی چیز کی متلاشی ہیں کہ سامنے سے نفی آگئی اور نفی نے آتے ہی زیبی کو گلے لگا کر پیار کر لیا۔ زیبی! کیا ہے؟؟ کہ میرا دل حد سے زیادہ خوش ہے مگر زیبی! اس بات کو پسند نہیں تھی۔ اور سوگوار شکل بنائے ہوئے خاموش بیٹھی تھی۔

نفی نے سکوت بے پناہ سے عاجز آکر اس کو جھنجھوڑ ہی تو دیا۔ زیبی! ارے زیبی!

پوچھیں کیا ہوا۔ ہاں ہم تم کو خوشخبری سنا کر مبارکباد دینے آئی تھی مجھے ایک خوشخبری ابھی چچا جان سے معلوم ہوئی۔ مگر تم اتنی رنجیدہ کیوں ہو۔ ہمدردی کے ان چند الفاظوں میں وہ کونسی کشش پنہاں تھی کہ زیبی بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ نفی خلاف امید زیبی کے اس رویہ پر متحیر بار بار پوچھ رہی تھی زیبی کیا ہوا تمہیں۔ کچھ بتاؤ تو سہی لیکن زیبی کا دل بری طرح اس وقت دھڑک رہا ہے۔ نفی! تم مجھ سے کیا کہہ رہی ہو۔ تم کو معلوم ہے یہ خوشخبری ہمیشہ کے لیے سوگوار حیات کر رہی ہے۔ وہ ہستی جس کا احترام اور جس کی عزت میرے دل میں ہے کاش تم سب کچھ سمجھتے چچا جان۔ میرے جذبات سے ایسے بے نیاز ہوکر میری زندگی کا فیصلہ کر چکے جیسے یہ خود ان ہی کی زندگی کا سوال ہے۔ نفی۔ جرم تو نہیں ہوگا کہ میرے مستقبل کے سب خواب صرف جاوید ہی سے وابستہ ہیں میں کبھی خوش نہیں رہ سکوں گی۔ آہ نفی! زیبی چچا جان کو نہیں معلوم۔ گھر ہی کی آواز پر نفی اندر کی طرف متوجہ ہوگئی۔ اچھا زیبی میں ذرا دیکھ کے ابھی آتی ہوں کل ہی ملوں گی۔ میری زیبی۔ میری اپنی زیبی کاش میں تمہارے کام آسکتی۔ اچھا خدا حافظ۔

نفی کے جانے کے بعد زیبی اپنے کمرے میں آگئی انہیں الجھنوں میں رات کا ڈیڑھ بج چکا تھا اور نیند زیبی سے روٹھ کر یوں جا چکی تھی جیسے اب کبھی واپس ہی نہ آوے گی۔ اور زیبی صحن کی خاموش چاندنی میں بیٹھی اپنے چاند کو گواہ کرکے کہہ رہی تھی کہ گناہ ہے تم میں مجبور ہوں۔ جاوید کو کھو کر میں جینا نہیں چاہتی۔ میں اس کی زندگی کا فیصلہ ہے۔ رحیم و کریم جو بہتر ہو کرے۔

اسی کشمکش میں فجر کی اذان کانوں میں آئی اور زیبی اپنے معبود سے زندگی کے سکون کی بھیک مانگ رہی تھی کہ محلہ کی چند عورتیں اسے مہندی اور سہاگ کا جوڑا لئے کر دلہن بنانے آگئیں۔

زیبی کا مجروح دل عجیب ناجائز طور پر زندگی کے خاتمہ کا پروگرام بناتا اور مٹاتا ہی رہا مگر قاضی کے چند الفاظوں نے اسے سہیل کا بنادیا۔ اور!!! سہاگ کی وہ مسرور کن گھڑی جب سہیل اندر خواہشات کے ساتھ داخل ہوا تو زیبی کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔ سہیل نے زیبی کا چہرہ ہاتھوں سے آزاد کر دیا۔ اے زیبی! تم ہی ہو زیبی نے قدرتی جذبات سے متاثر ہو کر شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر جاوید۔ ارے جاوید۔۔۔ تم۔ کہہ کر اپنا سر اس کے قدموں پر یوں ڈالدیا جیسے پرستش

زمانہ اور آسمان کی حوریں بھی رشک کر رہی تھیں۔ اظہار تشکر اور اظہار محبت۔

جاوید۔ اور زیبی۔ دونوں صرف سہیل اور زیبا کے روپ میں۔ مگر کچھ ماضی کے پہلو ہر پر ساتھ ہیں۔ جیسے محبت کہتے ہیں۔

اس خوشگوار زندگی کا یہ دور آج بھی قابل حسرت اور قابل رشک ہے جبکہ زندگی کے سات سال گذر چکے ہیں خدا ہر ایک کی خواہشات کروں ہی پایۂ تکمیل تک پہونچائے۔ آمین

پولیس نے دو شاطروں کو اور پکڑا

مقامی چوکی پولیس نے رات کو گشت کرتے ہوئے احاطہ حضرت صاحب میں درگاہ کے دروازے پر دو مشتبہ آدمیوں کو مع آلات نقب زنی گرفتار کیا ہے۔ دونوں میں سے ایک شخص حلقہ عالم پناہ کا اور دوسرا مجھن نگر کا باشندہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دونوں شاطر چوروں میں ہیں۔

بھگوتی پرشاد حولدار چوکی نے حبیب اللہ کانسٹبل اور دوسرے کانسٹبلوں کے ہمراہ یہ گرفتاری کی ہے یہ تیسرا نمبر کارگذاری کا ہے جو عمل میں آئی ہے۔

عطیہ اور واپسی

لائبریری گلزار ادب کو سید نور الدین صاحب علوی نے جو چند کتابوں کا عطیہ کیا تھا وہ اپنی ذاتی ضرورت ظاہر کرتے ہوئے واپس کرلیں۔

بقیہ پاکستانی ڈاک

والدہ شجاعت علی عباسی کی طبیعت اب قدرے سکون پذیر ہے اس طرف اختلاج قلب میں بھی کمی ہے علاج ڈاکٹری ہو رہا ہے۔ اکسرے کی تجویز ہے۔

روحی دختر اعتماد حسن علوی (خلنگٹ) کے خسرہ نکل آئی تھی اب بفضلہ بہتر ہے۔

شمیم دختر اقبال احمد علوی کو شدید زکام ہو گیا تھا۔ بے حد بیمار ہو گئی تھی۔ اب بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

اعلان

سجاد حسن علوی جناب اطلاع دیتے ہیں کہ کاکوری اخوان الصفا کے زیر اہتمام عید ملن کے موقع پر جو فینسی ڈریس عورتوں بچوں اور مردوں کا ہوا تھا اس کی تصاویر کے انلارجمنٹس پوسٹ کارڈ سائز میں ایک روپیہ چار آنہ میں اس پتہ پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ڈاک کا خرچ بذمہ خریدار۔ موسیٰ بار سعید الدین علوی سیلز مین سپیج کاٹن ملز لمیٹڈ۔ مون بلڈنگ متصل میمن مسجد بندر روڈ کراچی

ذاکر علی عباسی صاحب کا تبادلہ واہ سے راولپنڈی ہو گیا ہے۔ محمد خالد صدیقی کا دیرا آچکا ہے ماہ ستمبر میں وطن جانے کا قصد ہے۔

محمد عارف علوی صاحب مع بیگم صاحبہ کے راولپنڈی آئے دو یوم قیام کے بعد ملتان چلے گئے

اشتیاق رسول صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی حیدر آباد کی ایک معتبر تحریر سے یہ معلوم کرکے دلی مسرت حاصل ہوئی کہ موصوف کو پاکستان گورنمنٹ نے بلالیا ہے اور ملازمت دیدی ہے۔ موصوف ۲۰ جون کو ایک بین الاقوامی کانفرنس میں بحیثیت نمائندہ پاکستان کے شرکت کی غرض سے گئے ہیں۔ اب سوئزرلینڈ جرمنی کے دورہ پر ہوتے ہوئے اب تک پیرس پہونچ گئے ہوں گے۔ وہاں سے ایک ماہ کے لئے ناروے جانے کا ارادہ ہے۔ ماہ نومبر میں انشاء اللہ اپنی ملازمت پر پاکستان آجائیں گے۔

کراچی کی تازہ اطلاع۔ نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

حاجی محمد حسن صاحب علوی کو پرسوں شب میں سول ہاسپٹل کے سرجیکل وارڈ میں داخل کردیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صدیقی کا علاج ہے درد گردہ دیسا ہی ہے رات میں نیند بالکل نہیں آتی ہے۔ ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ پتھری ہے پہلا اکسرے معدہ صاف نہ ہونے کی وجہ سے صاف نہیں آسکا کل پھر اکسرے کیا جائے گا۔ ناظرین اخبار موصوف کی صحت کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا فرمائیں خداوند کریم موصوف کو صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

بقیہ حالات وطن

بیگم کلیم الدین صاحب کے یہاں کل ۲۰ جولائی ۹ بجے دن بچی تولد ہوئی خدا مبارک کرے اور بچی کی عمر دراز کرے۔ آمین۔

بیگم مولوی بشیر الدین احمد کے بخار میں زیادتی ہوگئی اور پیچش کی تکلیف بھی ڈاکٹری علاج ہے اب کسی قدر افاقہ ہے۔

پاکستانی ڈاک

الحاج محمد حسن صاحب کو بقر عید کے دن درد گردہ کا حملہ ہو گیا تھا کئی دن سخت تکلیف رہی علاج جاری ہے کمزوری کافی ہو گئی ہے خدا جلد شفاء کاملہ عطا کرے۔

فاروق علی عباسی کراچی آئے ہوئے ہیں چند دن قیام رہے گا آپ احتشام علی صاحب عباسی کے یہاں مقیم ہیں۔

فرید الدین علوی بی اے کے سال اول میں کامیاب ہو گئے۔

عارفہ خاتون صاحبزادی صادق علی صاحب عباسی ایف۔ اے کا امتحان سکنڈ ڈویژن میں پاس کر لیا ہے۔

اکبر علی صاحب علوی جو کئی ہفتوں سے صاحب فراش تھے اب صحت یاب ہوگئے ہیں دفتر جانے لگے ہیں

محمد آصف علوی ۲ اگست کو شرقی جبود کے طویل دورے پر جا رہے ہیں اور تین ماہ بعد واپس آئیں گے۔

علاء الدین کرمانی صاحب راولپنڈی سے تبدیل ہو کر کراچی آگئے ہیں اور اپنی ہمشیرہ کے ساتھ فی الحال مقیم ہیں۔

منشی خضر علی علوی ایڈووکیٹ کراچی صحتیاب ہوگئے ہیں کچہری جانے لگے ہیں۔

اظہر الدین کرمانی پچھلے ہفتہ ۱۵ دن کیلئے جدہ اور قاہرہ ہو کر واپس آگئے۔

انوار احمد علوی پچھلے ہفتہ اطمینبراح احمد صاحب علوی کو لائلپور پہونچانے گئے تھے ایک ہفتہ بعد کراچی آنے والے ہیں آپ نے حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ بھی گئے تھے اب آجکل جدہ میں جہاز کے انتظار میں مقیم ہیں۔

عشرت علی علوی چندروں کے لئے تعطیل میں کراچی آئے تھے اعزہ و احباب سے ملنے کے بعد اپنے مستقر پر واپس چلے گئے۔

کاکوری اخوان الصفا عید ملن پارٹی

کاکوری اخوان الصفا کے زیر اہتمام عید ملن کا اجتماع ۲۲ جولائی بروز یکشنبہ بمکان جناب ضیاء الدین کرمانی منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد نظیل دو غزلیں جن میں حمید محمد مسلم۔ فوزیہ اور افتخار احمد سکینہ نے حصہ لیا۔

پھر حاضرین کے اصرار پر جناب عشرت علی صاحب علوی نے جو کراچی آئے ہوئے تھے چند عجیب لطائف بیان کئے۔

اسکے بعد فینسی ڈریس کا پروگرام ہوا جس کثیر تعداد میں لڑکے اور لڑکیوں نے حصہ لیا پہلا انعام لڑکوں میں جناب کبیر کرمانی کو ملا اور لڑکیوں میں نجیبہ خاتون صاحبہ کو اول انعام دیا گیا بچوں میں پہلا انعام نسیم صاحبزادہ اکبر علی کو اور بچیوں میں پہلا انعام فوزیہ دختر سعید الرحمن علوی کو دیا گیا۔

تفریحی پروگرام کے بعد جناب محمد آصف علوی کے خطاب پر خوش ہوا جسمیں انھوں نے تحریر فرمایا تھا کہ پاکستان سے باہر سرکاری کام پر جانے کی وجہ سے چونکہ انجمن کے پروگرام کو بروقت [illegible] حاضری کے [illegible] کر دیا جائے [illegible] موصوف کی

خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اور اپنی سکریٹری شپ کے عرصہ کے پیش نظر جناب ضیاء الدین کبابی کو صدر بنانے کی تجویز کو بالاتفاق رائے پاس کر دیا۔ جناب ضیاء الدین کا نام مختار احمد علوی صاحب نے پیش کیا اور انوار احمد صاحب علوی نے تائید فرمائی۔

اسکے بعد اظہر الدین صاحب کبابی نے مجلس منتظمہ میں خالی جگہ کے لیے جناب آصف حسین کا نام تجویز کیا اور اسکی تائید اکبر علی علوی صاحب نے فرمائی حاضرین نے اسے بھی منظور کر لیا۔

اس کارروائی کے ختم پر حاضرین جلسہ کے اصرار پر جناب احسان احمد علوی آفتی نے اپنی غزل سنائی جسے حاضرین نے کافی پسند کیا آخر میں شجاعت احمد نے چند لطائف سنائے اور جلسہ صدر کے شکریہ پر ختم ہوا۔

غزل

یہ انجمن کی کہانی ہے سن لیجے
پریشاں بیانی ہے سن لیجے
یہ ان کی زبانی ہے سن لیجے
مرکانی ترانی ہے سن لیجے
ہوئے جب سے اپنے اعزا جدا
مزہ زندگی کا تو جاتا رہا
لگا یا فلک نے پہ جگر کا داغ
کہ دشمن بھی کرتے ہیں ہم سے مذاق
کہاں ہے وہ انجمن جو سیتیں لگے
کہاں ہے وہ دنیا جو جیسی کہلائے
کہاں ہے وہ کشتی جو بہتا لگے
کہاں ہے وہ مجلس جو بیٹھا لگے
رہی یادگار ہے اک اخوان الصفا
بانی جس کے ضیا و مظہر کہتے
کاکوری کی یادگار اخوان الصفا
کراچی کی گلزار اخوان الصفا
ہو جس کے کارن غلام و نواب
آئے گا اس پر بھی اک دن شباب
جو قرضہ انجمن کا چکاتے نہیں
مروت میں نام ہم بتاتے نہیں
رئیسوں پہ جو رحم فرمائیں گے
وہ کاشانے اپنے حق میں بھی پائیں گے
دیجئے کچھ برائے اخوان الصفا
اپیل ہے بیتاب کی یہ بہر خدا

دلہن — فاطمہ صابرہ بیگم ... [illegible] ... دانستہ شکل ... نکاح ... ڈاکٹری علاج جاری ... صاحب عباسی کی [illegible]

خاکِ وطن

جمال فاطمہ علوی بنت احسن مجتبیٰ صاحب — گنگا پرشاد رفاہ میموریل ہال لکھنؤ میں تا ۱ اردو ہفتہ کا شاندار افتتاح ہوا تھا۔ اختتام جلسہ پر ایک شیلی مشاعرہ کیا گیا جس میں حب ذیل انعامات دئے گئے۔ اول انعام مرزا شوق بنے پر جمال فاطمہ علوی دوسرا انعام مومن بنے پر ملکہ بیگم صاحبہ تیسرا انعام شوق بہرائچی بنے پر نور جہاں صاحبہ کو ملا اور انعام تعزیتی فیلڈ مارشل صاحبہ نانپارہ کی طرف سے عنایت کیا گیا تھا۔

واپسی — محمد عارف علوی ڈی انسپکٹر جو قریب قریب ایک ماہ کی رخصت پر وطن آئے تھے بعزم پاکستان اعزاء سے ملنے گئے تھے تقریباً گشت کے بعد لکھنؤ واپس کر اور جوالائی کو اپنے مستقر پر واپس ہو گئے۔ موصوف کے ہمراہ معین الدین اسپر شعیب الدین بھی آئے تھے واپس ہو گئے ہیں۔

نتائج امتحانات

محمد حسان علوی ابن ڈاکٹر مصطفیٰ حسن صاحب علوی نے اس سال لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم اے فرسٹ ڈویژن میں پاس کر لیا۔

بہجت فاطمہ علوی بنت ڈاکٹر مصطفیٰ حسن صاحب علوی نے اس سال بی اے کے پہلے سال میں کامیابی حاصل کی۔

حبیب فاطمہ بنت ناصر حسین صاحب و ہمشیرہ غلام احمد صاحب فرقت نے اس سال بی اے فائنل میں کامیابی حاصل کی۔

صالحہ خاتون بنت اکرام حسین صاحب میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو گئیں۔

علالتیں — شمیم الدین صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا کہ موصوف آج پندرہ دن سے دو اور جگر دونوں میں مبتلا ہیں تنفس کی شدید تکلیف ہے۔ حکیم مرزا فخرو بیگ صاحب کے زیر علاج ہیں۔ کمزور زیادہ ہو گئے ہیں۔ خدا انکو صحت کلی عطا فرمائے۔

رؤف اختر صاحب — متعلقہ علی اختر صاحب کی شدید علالت کی خبر ملی ہے موصوف قریب قریب چار ماہ سے وطن ہی میں ہیں علالت کا سلسلہ [illegible] ... ڈاکٹر ... ملّتہ ۲ ورثیں ہی کامیاب ہو گئیں۔ خدا مبارک کرے۔

بیگم کی خرابیاں متصور کی جاتی رہیں نتیجہ یہ ہوا کہ یرقان نے اپنا سکہ جما لیا۔ آنکھیں بالکل زرد تھی کہ جسم پر زردی چھا گئی اب بیگم ڈاکٹر عبد العلی صاحب معالج ہیں ضعف و نقاہت نے طبیعت کو بہت نڈھال کر دیا ہے مگر دو دن سے کسی قدر مرض میں خفت معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور صحت کلی عطا فرمائے۔

ضیاء — آصف مصطفیٰ حیدر صاحب بروز جمعہ عشرہ سے بخار میں مبتلا ہو گیا۔ ابھی اچھا کیا برسات کے دنوں میں پیچیش سے مبتلا تھا بچے کی تکلیف کا سلسلہ چل رہا تھا امراض کے ہجوم نے بچے کو بہت کمزور کر دیا مقامی ڈاکٹر صاحب برابر انجکشن دے رہے ہیں باری تعالیٰ شفائے کلی عطا فرمائے۔

بمبئی کی خبر — ہے ایک مختصر تحریر سے معلوم ہوا کہ احتشام انصاری صاحب جو کاکوری سے تعلق رکھتے ہیں اخبار کے خریدار بھی ہیں ۲۰ جون کے پاکستانی ہوائی جہاز کے حادثے میں جو بمبئی ایرپورٹ پر ہوا تھا مجروح ہو گئے تھے موصوف کی پسلی میں چوٹ آئی تھی اسی دن سے وہ رخصت پر زیر علاج تھے اب بحمد اللہ رو بصحت ہیں۔ ۲۰ جولائی سے دفتر جانے لگیں گے۔ ہم بہت دعا ہیں کہ خدا احتشام صاحب جلد صحت و تندرستی کے ساتھ اپنی خدمات ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

محبوب احمد صاحب موصوف زنان خانے سے باہر آ رہے تھے دروازے کی دہلیز سے ٹھوکر کھا کر گر پڑے شدید چوٹ آ گئی ماتھے پر ٹانکے دو انگل تک چھا جا سا زخم پڑ گیا۔ مقامی ڈاکٹر کے زیر علاج ہیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرمائے اس وقت تکلیف تکالیف نے ضرورت سے زیادہ کمزور و ضعیف کر دیا ہے۔

تقی احمد صاحب بی ایس سی — ڈی سی پرنسپل نارمل اسکول تجی و نواب گنج کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ تعطیلات گرما کے بعد اپنے مستقر پر واپس ہوئے تو وہاں پہنچ کر یکایک شدید درد سینہ میں اٹھا بجائی ڈاکٹر سے رجوع کیا اب طبیعت رو بصحت ہے۔

... علی صاحب عباسی کے متعلق خبر ... لکھنؤ بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں ... کہیں بھائی تھیں وہیں طبیعت خراب ہوئی فوراً ...

ہسپتال پہنچا دی گئیں اسقاط ہوا پانچ چھ ماہ کی دو بچیاں پیدا ہوئیں حالت نازک دیر پریشان کن ہو گئی تھی اب بحمد اللہ اچھی ہیں وطن آ گئی ہیں۔

ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب علوی کی معصوم بچی کا انتقال

اشاعت گزشتہ میں ہم نے بچی کی شدید علالت اور جگر میں پھوڑا نکلنے کی خبر شائع کی تھی ایک تار کے ذریعہ اس خبر کو انتہائی حزن و ملال کے ساتھ سنا گیا کہ آخرکار علالت کی برداشت نہ لا کر بچی راہی ملک بقا ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ابھی ایک سال ہوا کہ ایک خوردسال بچی داغ مفارقت دے چکی تھی۔ یہ بچی ۶ سال کی تھی رخصتی جاتی تھی۔ یہ بھی ماں باپ کو داغ مفارقت دے گئی۔ اللہ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے ہمیں ڈاکٹر صاحب موصوف سے اس جانکاہ حادثہ میں دلی ہمدردی ہے۔

ڈاکو پکڑ لیے گئے

پولیس کاکوری کا دوسرا کارنامہ

۲۴ جون کی شب میں کاکوری تھانے کے افسر دوم شری پرم نانک جو بہت مستعد ہیں مع ہیڈ کانسٹبل حبیب اللہ۔ رام سندر جی رام بھرت رام وغیرہ کانسٹبلان چوکی کاکوری اور باشندگان چودھری محلہ کی مدد سے ... حافظ رحم میں پانچ چھ ڈاکوؤں کا ایک گروہ جو اپنے کو چھپائے ہوئے تھا چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا ملزمان کے پاس سے دیسی ساخت کا پستول ... کی سلاخیں اور لاٹھیاں برآمد ہوئی ہیں۔ جملہ ملزمان علاقہ ملیح آباد کے رہنے والے ہیں۔ معلوم ہوا گروہ کا سرغنہ کہا جاتا ہے مشہور شاطر ڈکیت ہے سائیکل سوار ہو جانے میں کامیاب ہو گیا۔ پانچ ملزمان کا چالان کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ پولیس اور ڈاکوؤں میں فائرنگ بھی ہوئی انہیں ملزمین نے آتے ہوئے راہ میں بچے کے بیر ... گرو تار ہی کے بعد کاکوری میں عید اشرف آشیانہ کے یہاں ڈکیتی کا ارادہ سے آئے ہوئے تھے۔

ضیاء الدین احمد عثمانی حیدرآباد سے مئی گزشتہ کے بیچ روانہ ہوئے اور یہاں میں چار دن بجولی میں قیام کر کے ۲۲ مئی گزشتہ کو جدہ پہنچے جہاں وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔

بیگم خواجہ عزیز احمد صاحب نے اپنے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے ... دکن اپنے بھائی عبد الغنی روانہ ہو گئیں ...

احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس وزیر گنج لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری سے شائع کیا۔